سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب: مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

میاں بیوی کے حقوق

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم!اما بعد! فاعوذ باالله من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ (البقرة: ۲۲۸)

''اوران عورتوں کو معروف طریقے کے مطابق ویسے ہی حقوق حاصل ہیں جیسے (مردوں کو) ان پر حاصل ہیں۔ ہاں مردوں کو ان پر ایک درجہ فوقیت ہے''

عن عائشةؓ قالت رسول الله ﷺ اعظم الناس حقا علی المراة زوجها واعظم الناس حقا علی الرجل امه (رواه الحاکم فی المستدرک)

''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پر سب سے بڑا حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر سب سے بڑا حق اس کی ماں کا ہے۔''

نکاح میں فریقین کے لئے خوشیاں اور مسرتیں

محترم سامعین! اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر شے کا جوڑا جوڑا بنایا، کوئی بھی چیز بغیر جوڑے کے موجود نہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کئی جگہ پر مختلف الفاظ کے ساتھ جوڑے کا ذکر موجود ہے جیسا کہ ارشاد ہے وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا کہ ہم نے آپ کو جوڑا جوڑا پیدا کیا، مخلوقات کے ان جوڑوں میں ایک جوڑا مرد اور عورت کا بھی ہے ، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کو پیدا فرمایا، اور اشرف المخلوقات کا لقب عطا فرمایا، ہر معاشرے میں مرد او رعورت کا بڑا اہم کردار ہوتا ہے جب یہی جوڑا صحیح طریقے سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دے تو پھر وہ معاشرہ ایک بہترین معاشرہ امن و امان کا گہوارہ، خوشی وراحت ،سکون واطمینان کا مظہر ہوتا ہے، اوراس جوڑے سے پیدا ہونے والے افراد بھی دین ودنیا کا عظیم سرمایہ بنتے ہیں، بہرحال اس جوڑے کے درمیان باہمی تعلق اورنسبت کو نکاح کی عظیم الشان عبادت سے ایک دوسرے کے نزدیک تر کردیا گیا ہے اور ہمارے دین اسلام نے اس پاکیزہ عمل نکاح میں فریقین کے لئے مسرتیں اور خوشیاں رکھ کر ایک ایسا نظام بنایا ہے اگران پر عمل کیا جائے اوران کے

درمیان جو حقوق مقرر کئے گئے ہیں ان کو پورا کیا جائے تو پھر وہ تمام مقاصد پورے ہوسکتے ہیں جن کے لئے اس جوڑے کو پیدا کیا گیا۔

اختلافات کی جڑ ایک دوسرے کے حقوق کی پامالی

میرے معزز ساتھیو! اگر ہم غور کریں تو ہمارے معاشرے میں زیادہ تر مسائل اور جھگڑے شوہر اور بیوی کے درمیان ہیں اور ان تمام جھگڑے اوراختلاف کی وجہ ایک دوسرے کے حقوق کو نہ پہچاننا اورایک دوسرے کے حقوق کو پورا نہ کرنا ہے، میاں اور بیوی کی مثال تو سائیکل کے دو پہیوں کی سی ہے، جب ایک بھی خراب ہوتو پھر زندگی کی یہ سائیکل نہیں چل سکتی، ہمارے ہاں جامعہ حقانیہ میں ہرروز ۹۰ سے لے کر ۹۵ فیصد تک مسائل میاں اور بیوی کے ہی دارالافتاء میں آتے ہیں، ہم نے اپنی بیویوں کوایک محکوم،غلام اور خادمہ سمجھ کر معاشرے میں ان کے ساتھ ایک حقیرانہ معاملہ اپنایا ہوا ہے، اور دوسری طرف بیوی بھی خاوند کے حقوق سے ناواقف ہے، اسلام نے میاں بیوی دونوں کے حقوق بڑے تفصیل سے بیان فرمائے ہیں تاکہ معاشرے کی یہ بنیادی اکائی اپنے حقوق وفرائض کو پورا کرکے ہی ایک بہترین زندگی اور آخرت کا بہترین سرمایہ بن سکتے ہیں، اوراس جوڑے کے میلاپ سے جو اولاد پیدا ہوگی تووہ پھر حقیقی معنوں میں مسلمان اور الولد سرلابیہ کا مصداق ہوگی اور اپنے والدین کو والدین جان کران کی فرمانبرداراوراطاعت گزار ہوگی۔

بہرحال دین اسلام اورحضوراکرم ﷺ کے ارشادات میں میاں بیوی کے باہمی حقوق اور ذمہ داریوں کے حوالے سے جو احکامات و ہدایات مذکور ہیں، ان سب کا مقصد یہ ہے کہ یہ تعلق میاں بیوی کیلئے زیادہ سے زیادہ خوشگوار اور راحت وخوشی کا باعث ہو اوراس تعلق کے نتیجے میں حاصل ہونے والے ثمرات بہتر سے بہترین ہوں، بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہرکو اپنے لئے سب کچھ اور سب سے بلند وبالا سمجھے اس کی فرمانبردار ہو، وفادار ہواور ہروقت شوہر کی خیرخواہی اوررضا جوئی کی طلبگار ہو، کیونکہ بیوی پر سب سے بڑا حق اس کے شوہر کا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادمبارک ہے:

> عن عائشه قالت قال رسول الله ﷺاعظم الناس حقا علی امرأة زوجها واعظم الناس حقا علی الرجل امه (رواه الحاکم)
>
> ’’حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عورت پر سب سے بڑا حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر سب سے بڑا حق اس کی ماں کا ہے۔‘‘

وفاشعار بیوی بن کر زندگی گزارنے کی تلقین

اب اگر بیوی اپنے خاوند کو ہی اپنا سربراہ اور حاکم مان لے اور وفا شعار بیوی بن کر وقت گزارے تو دونوں کے لئے دنیا اور آخرت کے سکون واطمینان کا سبب ہوگا، اگر ایسا نہ ہو بلکہ عورت اپنے شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری کے بجائے نافرمانی اور سرکشی اختیار کرے تو ظاہر ہے اس کا نتیجہ باہمی کشمکش اور خانہ جنگی ہوگی اور بعض اوقات بات خطرناک حد تک پہنچ جاتی ہے، جہاں سے واپسی ممکن نہیں ہوتی، یعنی طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور یہ بات پھر دونوں میاں بیوی کے لئے دنیا وآخرت کی تباہی وبربادی کا سبب ہے، اسی وجہ سے دین اسلام نے دونوں کی بقا، خوشی، اطمینان، امن اور بہترین معاشرے کی تشکیل کے لئے دونوں کے لئے بہترین حقوق وضع کئے ہیں، جس کی پاسداری کر کے وہ تمام مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں جو کہ بہترین زندگی اوراعلیٰ ترین آخرت کے حصول کا ذریعہ ہیں، اس لئے رحمت کائنات ﷺ نے عورتوں کو شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری اوروفاداری کی تاکید فرمائی، اور دخول جنت کا ذریعہ فرمایا، چنانچہ حدیث مبارکہ میں ارشادنبوی ہے:

> عن انس قال قال رسول اللّٰہ ﷺ المرأۃ اذا صلت خمسھاوصامت شھرھا واحصنت فرجھا واطاعت بعلھا فلتدخل من ای ابواب الجنۃ شاء ت (رواہ ابو نعیم)
>
> ”حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت جب پانچوں وقت کی نمازیں پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرم وآبرو کی حفاظت کرے اورشوہر کی فرمانبردار رہے، تو پھر (اسے حق ہے کہ) جنت کے جس دروازے سے چاہے اس میں داخل ہو۔“

حدیث مبارکہ میں نماز اور روزے کے ساتھ شوہر کی اطاعت کا ذکر کرنا اس بات کی اہمیت بیان کرتا ہے کہ جس طرح نماز روزہ فرض ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے تو اسی طرح شوہر کی اطاعت بھی اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا ذریعہ ہے، مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حق کے بعد سب سے بڑا حق جو بیوی پر لازم آتا ہے، وہ شوہر کا حق ہے، ایک دوسری حدیث میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ

> عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لوکنت 'امر احداً ان یسجدلاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا (رواہ الترمذی)
>
> ”حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو کسی مخلوق

کے لئے سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔"

خاوند کی حق کی اہمیت

بہرحال کسی مخلوق کا سب سے زیادہ حق بیان کرنے کیلئے ان الفاظ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہوسکتی جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے بعد اگر سجدہ کا حکم ہوتا تو زیادہ حقدار خود رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس تھی مگر رسول اکرم ﷺ نے شوہر کے حق کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے فرمایا کہ شوہر کا حق اور مقام اتنا بلند ہے کہ سجدے کے لائق ہے مگر غیر اللہ کو سجدہ کرنا حرام ہے۔

محترم سامعین! شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری دنیا وآخرت میں کامیابی وکامرانی کا ذریعہ ہے احادیث مبارکہ کا ایک بڑا ذخیرہ ان ہی حقوق اور فضائل پر موجود ہے کہ شوہر کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، شوہر کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے، شوہر کی اطاعت دخول جنت کا سبب ہے، جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی یہ روایات نقل کرتی ہیں کہ

> عن ام سلمه قالت قال رسول الله ﷺ ايما امرأة ماتت وزوجها عنها راض دخلت الجنة (رواه الترمذی)
>
> "حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اس حالت میں دنیا سے رخصت ہوجائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہو تو وہ عورت جنت میں جائے گی۔"

بہرحال خاوند کی محبت کا سب سے بڑا اور خوبصورت ترین اظہار اس کی خدمت واطاعت اور فرمانبرداری ہے اور شریعت بھی خاوند کی اطاعت اور خدمت کا حکم دیتی ہے اور جب تک خاندان اس محبت واطاعت کے ستون پر کھڑے رہے تو ان کی خاندانی عمارت مضبوط رہی اور آج جب اس محبت واطاعت میں کمی آنا شروع ہوگئی ہے تو روز نت نئے مسائل پیدا ہونا شروع ہوگئے ہیں، اور اگر ان حقوق کی پاسداری نہ کی گئی جو میاں وبیوی کے ایک دوسرے پر مرتب ہوتے ہیں تو یہ عظیم رشتہ اور بندھن کی بہترین ومضبوط عمارت مغرب کے خاندانوں کی طرح مکمل زمین بوس ہوجائے گی، اور ماں، بہن، بیٹی، بیوی کا امتیاز ختم ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔

خاوند کی طرح بیوی کے حقوق کی اہمیت

محترم سامعین: جس طرح بیوی پر خاوند کے حقوق ہیں اسی طرح خاوند پر بیوی کے بھی کچھ حقوق اسلام نے بیان فرمائے ہیں، بیوی گھر کی مالکن ہوتی ہے اور خاوند پر اس کی تمام ضروریات پوری کرنا لازم ہوتا ہے، مطلب گھر کے باہر کی تمام ذمہ داری مرد پر اور گھر کے اندر تمام ذمہ داری عورت پر عائد ہوتی ہے، ایک حدیث مبارک میں حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خواتین حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مرد حضرات جہاد کا ثواب حاصل کر چکے ہیں، ہم خواتین تو اس عظیم ثواب سے مکمل محروم ہیں، کیا کوئی ایسا عمل ہے جسے اختیار کر کے ہم جہاد کا ثواب حاصل کر سکیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں! تم لوگ گھروں میں جو کام کاج کرتی ہو ان کا ثواب جہاد کے برابر ہی ہے۔ گویا مجاہدین کے لئے جو اجر و ثواب مقرر ہے کہ جہاد کیلئے نکلنے پر اللہ تعالیٰ پہلے قدم پر تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے، جہنم کا دھواں مجاہد پر حرام ہو جاتا ہے اور اگر مجاہد اللہ تعالیٰ کے راستے میں کسی بھی وجہ سے وفات پا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت اپنے ذمے لے لیتے ہیں وغیرہ یہ تمام اجور عورت اپنے گھر کے کام کاج کر کے حاصل کر لیتی ہے، اب عورت تو گھر میں سینکڑوں کام مثلاً صفائی، ستھرائی، کھانا پکانا، کپڑوں کی دھلائی، بچوں کی پرورش تو ضرور کرتی ہے مگر جب ان تمام کاموں میں اپنے خاوند کی رضا اور خوشی، گھر کے حالات کو خوشگوار کرنے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو مدنظر رکھے تو گھر بیٹھے اتنے بڑے اجر سمیٹ سکتی ہے۔

اسلام کے حدود وضوابط کے تحت خاوند کی اطاعت

بہر حال اسلام عورت کو ہر حال میں اپنا حق دیتا ہے اور مرد کے مساوی اجر وثواب بھی مگر یہ عورت اسلام کے حدود وضوابط کے مطابق زندگی بسر کرے اور اپنے سب سے بڑے محسن و مشفق ذات یعنی خاوند کی اطاعت و خدمت میں مگن رہے۔ بہترین اور خوشگوار ازدواجی زندگی کیلئے ایک اصول یہ بھی یاد رکھیں کہ ہر کام خاوند کی اجازت پر کریں، خصوصاً جب گھر سے باہر جائیں تو خاوند کی اجازت ضرور لیں اور بلاضرورت گھر سے باہر قطعاً نہ جائیں کیونکہ دین اسلام نے خواتین کے لئے سب سے بہترین جگہ ان کے گھر کو قرار دیا ہے، اور جب اشد ترین ضرورت کے لئے گھر سے نکلے تو مکمل شرعی حجاب اور آداب کے ساتھ جائے جب کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلتی ہے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ کے غضب وغصے کو دعوت دیتی ہے، چنانچہ ایک طویل حدیث میں ارشاد نبوی ہے کہ

عن ابی عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن امرأۃ اتتہ فقالت

ماحق الزوج علی امرأته...... وان لاتخرج من بیته الا باذنه فان فعلت لعنتها الملائکة ملائکة الغضب وملائکة الرحمة حتی تتوب او تراجع (ابوداؤد)

''حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور پوچھا کہ خاوند کا بیوی پر کیا حق ہے؟......(حقوق بیان کرتے ہوئے فرمایا) اور یہ (حق بھی ہے کہ) گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر نہ نکلے اور نکلی تو اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں، غضب اور رحمت دونوں قسم کے فرشتے یہاں تک کہ توبہ کرلے یا واپس ہوجائے۔''

اسی طرح ایک دوسری حدیث مبارک ہے:

عن ابن عمر قال: سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول ان المرأة اذا خرجت من بیتها وزوجها کاره ذلك لعنها کل ملك فی السماء وکل شی مرت علیه غیر الجن والانس حتی ترجع (طبرانی)

''حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو عورت گھر سے نکلے اور شوہر کو اس کا نکلنا ناگوار ہو تو اس عورت پر آسمان کے تمام فرشتے لعنت بھیجتے ہیں اور جن جن چیزوں کے پاس سے گزرتی ہے، انسانوں اور جنات کے علاوہ تمام چیزیں بھی اس پر لعنت بھیجتی ہیں''

اب ہم ان احادیث مبارکہ غور کریں کہ عورت کے لئے ویسے بھی ضرورت شدیدہ کے علاوہ نکلنا منع ہے اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا، تو اگر کوئی عورت خاوند کے اجازت کے بغیر نکلتی ہے، تو گویا ڈبل جرم کا ارتکاب کرتی ہے، یہ چند باتیں خاوند کے حقوق کے حوالے سے آپ حضرات کے سامنے عرض کیں ہیں اب وقت ختم ہورہا ہے، ان شاءاللہ آئندہ فرصت میں بیوی کے حقوق کے بارے میں چند معروضات پیش کرنے کی کوشش کروں گا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو تمام حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین